

## ۱۔ شیواجی مہاراج کی پیدائش سے پہلے کا مہاراشٹر

انھیں پیٹ بھراناج میسر ہوتا اور نہ ہی رہنے کے لیے ان کے پاس محفوظ مکان تھے۔ ہر جگہ نا انصافی کا دور تھا۔ مہاراشٹر میں جگہ جگہ دیشکھ، دیشپانڈے وغیرہ وطن دار تھے لیکن رعایا پر ان کی کوئی توجہ نہ تھی۔ ملک سے انھیں کوئی محبت نہ تھی۔ انھیں صرف اپنی وطن داری اور جاگیر داری عزیز تھی۔ وطن داری کے لیے وہ اکثر ایک دوسرے کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ ان کی لڑائیوں کے نتیجے میں رعایا بد حال تھی۔ ان تمام باتوں سے عوام تنگ آ چکے تھے۔ چاروں طرف بے اطمینانی پھیلی ہوئی تھی۔

شیواجی مہاراج نے یہ حالات دیکھے تو انھوں نے رعایا کی خوش حالی کے لیے ملک میں سوراج قائم کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ جھگڑالو وطن داروں کو اپنا اطاعت گزار بنایا اور سوراج کی بنیاد رکھنے میں ان سے مدد لی۔ رعایا کے ساتھ نا انصافی کرنے والی طاقتوں کا مقابلہ کیا۔ ظالم حکمرانوں کو شکست دی۔ سچائی اور انصاف کی بنیاد پر ہندوی سوراج کی بنیاد رکھی۔ یہ سوراج ہر مذہب اور فرقے کے لوگوں کے لیے تھا۔ اس میں کسی قسم کا بھید بھاؤ نہیں تھا۔ شیواجی مہاراج نے سوراج میں ہندو اور مسلمان کی کوئی تفریق نہیں کی۔ انھوں نے ہر دھرم اور مذہب کے سنتوں، ولیوں اور بزرگوں کی عزت کی۔ شیواجی مہاراج کے ان کارناموں سے ہمارے دلوں میں جوش اور ولولہ پیدا ہوتا ہے۔

شیواجی مہاراج سے تقریباً تین چار سو سال پہلے مہاراشٹر میں کئی سنت ہو گزرے ہیں۔ شیواجی مہاراج نے ملک میں سوراج قائم کرنے کے لیے ان سنتوں کی تعلیم اور ہدایتوں سے فائدہ اٹھایا۔ سنتوں کی ان ہدایات اور تعلیم کا حال ہم اگلے سبق میں پڑھیں گے۔

شیواجی مہاراج بڑے مشہور شخص تھے۔ ہر سال لوگ ان کی سالگرہ بہت عزت اور دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ بچے تو اس روز بہت خوش نظر آتے ہیں اور شیواجی مہاراج کے بارے میں پیارے پیارے گیت اور نظمیں گاتے ہیں۔ ان کی تصویر کو ہار پہناتے ہیں۔ بڑے جوش و خروش کے ساتھ ”شیواجی مہاراج کی جے“ کے نعرے لگاتے ہیں۔ شیواجی مہاراج کون تھے؟ انھوں نے ایسا کون سا کام انجام دیا؟

شیواجی مہاراج جس زمانے میں ہو گزرے ہیں وہ عہدِ وسطی کہلاتا ہے۔ اس زمانے میں ہر طرف راجاؤں اور شاہوں کی عملداری تھی۔ بہت سے راجا عوام کی بھلائی کا خیال رکھنے کی بجائے عیش و عشرت میں پڑے ہوئے تھے، لیکن اسی زمانے میں بعض ایسے راجا اور بادشاہ بھی تھے جنھوں نے اپنے دورِ حکومت میں عوام کی بھلائی کے کام کیے۔ شمال میں مغل بادشاہ اکبر اور جنوب میں وجے نگر کے راجا کرشن دیورائے اپنی رعایا پر ور حکمرانی کی وجہ سے تاریخ میں مشہور ہیں۔ ان کے ساتھ ہی شیواجی مہاراج کا نام بھی فخر سے لیا جاتا ہے۔

شیواجی مہاراج نے مہاراشٹر میں سوراج کی بنیاد رکھی۔ سوراج کے معنی ہیں اپنی حکومت۔ مہاراشٹر میں شیواجی مہاراج سے پہلے تقریباً چار سو سال تک سوراج نہیں تھا۔ مہاراشٹر کے بڑے سے حصے کو احمد نگر کے نظام شاہ اور بیجا پور کے عادل شاہ ان دو سلاطین نے آپس میں تقسیم کر رکھا تھا۔ وہ فراخ دل نہیں تھے۔ ان کے دور میں رعایا پر زیادتی ہوتی تھی۔ دونوں میں نا اتفاقی تھی۔ ان میں اکثر لڑائیاں ہوتی تھیں، جس کی وجہ سے رعایا پریشان رہتی تھی۔ لوگ خوش حال نہ تھے۔ لوگوں کو کھلے عام جشن منانے اور مذہبی رسم و رواج کی آزادی نہ تھی۔ نہ

۳۔ ہر سوال کا جواب ایک جملے میں لکھیے :

(الف) عوام کی بھلائی کے کام کرنے والے راجاؤں کے نام لکھیے۔

(ب) شیواجی مہاراج نے کس کام کا بیڑہ اٹھایا؟

(ج) شیواجی مہاراج نے کن طاقتوں کا مقابلہ کیا؟

۴۔ غیر متعلق لفظ پہچانیے :

(الف) سوراج، غلامی، آزادی

(ب) عوام، رعایا، راجا

عملی کام :

(الف) شیواجی مہاراج کے زمانے کی مزید معلومات حاصل کیجیے۔

(ب) اسکول کی ثقافتی تقریب میں قومی گیت پیش کیجیے۔



55I1TS

۱۔ قوسین میں سے صحیح لفظ چن کر خالی جگہوں کو پُر کیجیے :

(الف) شیواجی مہاراج جس زمانے میں ہو گزرے ہیں وہ ..... کہلاتا ہے۔

(عہدِ قدیم، عہدِ وسطی، عہدِ جدید)

(ب) شیواجی مہاراج نے ..... میں سوراج کی

بنیاد رکھی۔

(مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، اتر پردیش)

۲۔ ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی مناسب جوڑیاں لگائیے :

ستون 'ب'

ستون 'الف'

(الف) وجے نگر کے راجا (۱) نظام شاہ

(ب) احمد نگر کے سلطان (۲) عادل شاہ

(ج) بیجاپور کے سلطان (۳) کرشن دیورائے

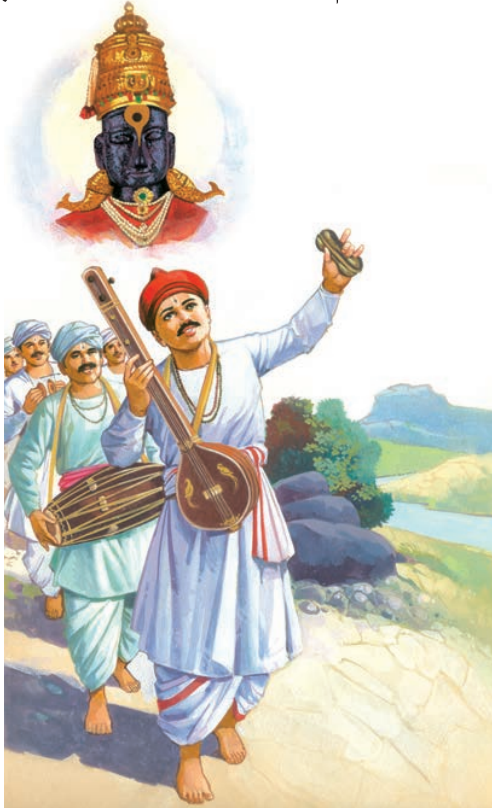
(۴) بادشاہ اکبر



## ۲۔ سنتوں کی تعلیمات

مہاراشٹر میں شری چکردھر، سنت نامدیو، سنت گیانیشر، سنت چوکھامیٹر جیسے کئی سنت ہو گزرے ہیں۔ ان کی تعلیمات کو سماج کے مختلف طبقات سے آنے والے سنتوں نے آگے بڑھایا۔ سنت گورو با، سنت ساوتا، سنت نہری، سنت ایکنا تھ، سنت شیخ محمد، سنت نکارام، سنت نیلوبا وغیرہ کا شمار ایسے ہی سنتوں میں ہوتا ہے۔ اسی طرح سنت جنابائی، سنت سوزا بائی، سنت نرملا بائی، سنت ملکتا بائی، سنت کانہوپا ترا اور سنت بہینا بائی شیور کر کا شمار بھی سنتوں کے اس گروہ میں ہوتا ہے۔

**سنت نام دیو:** سنت نام دیو کو وٹھل سے بڑی عقیدت تھی۔ وہ ایک دیہات 'نزی' کے رہنے والے تھے۔ سنت نام دیو نے کئی ابھنگ لکھے اور کیرتن کر کے لوگوں کو بیدار کیا۔ انھوں نے پورے مہاراشٹر میں گھوم گھوم کر بھاگوت دھرم پھیلا یا اور لوگوں کو بھکتی کی تعلیم دی۔ لوگوں کے دلوں میں مذہب کی



سنت نام دیو

انھوں نے لوگوں کو رحم، عدم تشدد (اہنسا)، دوسروں کی بھلائی، خدمت، مساوات اور بھائی چارہ جیسی خوبیوں کی تعلیم دی۔ ان سنتوں نے لوگوں کے دلوں میں مساوات کا جذبہ جگایا اور بتایا کہ کوئی چھوٹا یا بڑا نہیں بلکہ سب انسان برابر ہیں۔ اسی طرح مہاراشٹر میں سمرتھ رام داس نے اپنا کام انجام دیا۔

**شری چکردھر سوامی:** شری چکردھر سوامی بنیادی طور پر گجرات کے ایک شاہی گھرانے کے شہزادے تھے۔ وہ



شری چکردھر سوامی



کون کرے گا؟“ بہن کی اس نصیحت نے گیانیثور کی ہمت بندھائی۔ وہ اپنا دُکھ بھول کر لوگوں کی خدمت میں لگ گئے۔ اس وقت غریبوں اور پسماندہ لوگوں کے ساتھ مذہب کے نام پر نا انصافی ہوتی تھی۔ انھوں نے لوگوں کو پُر زور نصیحت کی؛ ”ایشور سے عقیدت رکھو۔ ہر ایک سے یکساں سلوک کرو۔ دُکھیوں کی مدد کرو اور اُن کے دُکھ دُور کرو۔“ ان کی نصیحتیں پچھلے سات سو سالوں سے مہاراشٹر کے کونے کونے میں گونج رہی ہیں۔

اس زمانے میں مذہبی معلومات سنسکرت کتابوں میں بند تھیں۔ عام لوگوں کی بول چال اور کاروبار کی زبان مراٹھی تھی۔ گیانیثور نے مراٹھی زبان میں گیانیثوری جیسی ضخیم کتاب لکھی۔ انھوں نے مذہبی علوم کے دروازے لوگوں کے لیے کھول دیے اور انھیں بھائی چارگی اور محبت کی تعلیم دی۔ گیانیثور نے جوانی میں پونہ کے قریب آلندی مقام پر زندہ سادھی لے لی۔ آج بھی لاکھوں لوگ بڑی عقیدت کے ساتھ ہر سال اشاڑھی کارنک کو آلندی۔ پنڈھری جاتے ہیں۔



سنت گیانیثور

حفاظت کرنے اور بھکتی کے راستے پر چلنے کا جذبہ بیدار کیا۔ آگے چل کر سنت نام دیو نے پورے بھارت کا دورہ کر کے مذہبِ انسانیت کا پیغام پہنچایا۔ پنجاب جا کر انھوں نے لوگوں کو مساوات کی تعلیم دی۔ ہندی میں بھجن لکھے۔ ان کے کچھ بھجن آج بھی سکھوں کی مذہبی کتاب ’گرو گرنٹھ صاحب‘ میں موجود ہیں۔ مہاراشٹر میں ان کے ابھنگ بڑی عقیدت کے ساتھ گھر گھر میں گائے جاتے ہیں۔

**سنت گیانیثور:** سنت گیانیثور آپے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ سوپان دیو اور نیورتی ناتھ اُن کے بھائی تھے۔ ان کی بہن کا نام مکتا بائی تھا۔ اس وقت کے پرانے خیالات کے لوگ ان بہن بھائیوں کو سنیا سی کی اولاد کے نام سے پکارتے تھے کیونکہ ان کے والد نے گھر بار چھوڑ کر سنیا س لے لیا تھا لیکن کچھ عرصے کے بعد وہ اپنے گرو کی ہدایت پر گھر واپس آ کر عام لوگوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگے۔ یہ عمل لوگوں کو پسند نہ آیا۔ سنیا س ترک کرنے کے بعد ان کے گھر چار بچوں کا جنم ہوا تھا۔ بعض پرانے خیالات کے لوگ ان بچوں کا مذاق اُڑاتے تھے اور ان کو برادری سے باہر سمجھتے تھے۔

گیانیثور ایک بار جھولی لٹکائے بھکشا مانگنے نکلے، لیکن گاؤں والوں نے انھیں برا بھلا کہا اور کسی نے انھیں بھکشا نہیں دی، اس سے ان کا دل ٹوٹ گیا۔ وہ اپنی جھونپڑی میں واپس آئے اور دروازہ بند کر کے غمگین بیٹھ گئے۔ تبھی ان کی بہن مکتا بائی نے جھونپڑی کے دروازے پر دستک دی اور کہا ”گیانیثور دروازہ کھولو، رنج اور افسوس سے کام نہیں چلے گا۔ غمگین بیٹھے رہے تو دنیا کی بھلائی